عرب جمہوریہ مصر — 14 محرم الحرام 1444ھ

وزارت اوقاف — 12 اگست ۲۰۲۲ء

اسلام میں مسجد کی اہمیت

اسلام میں مسجد کی ایک بہت بڑی اہمیت اور بہت اعلی مقام ہے۔ وہ اللہ تعالی کے نزدیک زمین کا سب سے پیارا ٹکڑا ہے۔ وہ صالحین اور متقین کا مسکن ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے خود اسے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: "وَأَنَّ ٱلۡمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدۡعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدٗا" "اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو" [جن:١٨] ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ کے نزدیک زمین میں سب سے پسندیدہ جگہ مسجدوں کی جگہیں ہیں۔ دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔

مسجد ایسا جامع مدرسہ ہے جس میں ذکر و تلاوت کے ذریعہ روح کی آسودگی کا بھی سامان کیا جاتا ہے، اور صحیح سمجھ پر عقلوں کی بنا بھی رکھی جاتی ہے، اور ساتھ ہی ساتھ یہاں سے اخلاق جیسی اعلی اقدار کا فروغ بھی ہوتا ہے۔ مسجد کی تعمیر میں اللہ تعالی نے بڑا اجر رکھا ہے، اب یہ تعمیر چاہے حسی ہو جیسے اس کی عمارت کھڑی کرنا یا پھر معنوی ہو جیسے ایسی عقلوں کو پروان چڑھانا جو سارے جہان کو بلندی کا نور عطا کریں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرۡفَعَ وَيُذۡكَرَ فِيهَا ٱسۡمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلۡغُدُوِّ وَٱلۡأٓصَالِ٣٦ رِجَالٞ لَّا تُلۡهِيهِمۡ تِجَٰرَةٞ وَلَا بَيۡعٌ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ يَخَافُونَ يَوۡمٗا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلۡقُلُوبُ وَٱلۡأَبۡصَٰرُ" "ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتے ہیں (٣٦) ایسے لوگ جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی" [نور:٣٦/٣٧] ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو صبح و شام مسجد جائے گا تو جب جب وہ وہاں جائے گا اللہ تعالی

اس کے لیے اس کے بدلے میں جنت کی مہمانی لکھ دے گا۔ دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب بھی لوگ قرآن کی تلاوت کے لیے یا پھر آپس میں اس کو پڑھنے کے لیے اللہ کے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے، رحمت ان کو اپنے آغوش میں لے لیتی ہے، ملائکہ ان کو اپنے پروں تلے ڈھانپ لیتے ہیں، اور اللہ تعالی ان کا اپنی مجلس میں ذکر فرماتا ہے۔

اسی وجہ سے شریعت نے اس کی تعمیر کرنے اور اس کی حفاظت کرنے پر بہت رغبت دلائی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے کوئی مسجد تعمیر کی تو اللہ تعالی اس کے لیے اسی طرح جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ اور جو لوگ اس نیک عمل میں حصہ لیتے ہیں ان کا اللہ تعالی کے یہاں بہت اونچا مقام ہے۔ اس پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ خود ان خاتون کی احوال پر ہی فرمایا کرتے تھے جو مسجد نبوی شریف میں جھاڑو لگاتی تھیں، اور پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو آقا ﷺ نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھائی جو کہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ان کے رب کے یہاں ان کا بڑا اونچا مرتبہ ہے۔

اس کی عظمت کو دیکھتے ہوئے اس کے کچھ آداب بھی ہیں جن کی رعایت ہم سب پر ضروری ہے، جیسے کہ خوبصورت حالت میں، اچھے کپڑے پہن کر، پیاری سی خوشبو لگا کر جو اس مقام کی پاکیزگی کے مناسب ہو، حاضر ہونا! کیوں کہ مسجد میں بندہ اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے، اس میں صالحین کا اجتماع ہوتا ہے، اور ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، اس لیے افضل طریقہ یہ ہے کہ نمازی اچھی شکل و صورت میں حاضر ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ" "اے اولادِ آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو" [اعراف:۳۱] ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی اس بات کا سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے سجا سنورا جائے۔

انھیں آداب میں سے ایک یہ بھی ادب ہے کہ خشوع و خضوع اور پر سکون ہو کر مسجد کا رخ کیا جائے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب تم اقامت کی آواز سنو تو نماز کے لیے چل پڑو، لیکن وقار و سکون کا دامن ہاتھ سے نہ

چھوٹنے پائے۔ مسجد اطمینان وسکون کی جگہ ہے اسی لیے یہاں پر شور مچانے سے منع کیا گیا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے: نمازی اپنے رب سے نجات کرتا ہے،لہذا اسے دیکھنا چاہیے کہ وہ کن الفاظ میں اس سے نجات کررہاہے، وہ قراءت کرتے وقت ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرے!اسی طرح سے مسجد میں خرید وفروخت کرنے کی بھی ممانعت آئی ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے : وہ (یعنی کہ مساجد) اللہ کا ذکر، نماز و قراءت اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہیں۔

برادرانِ اسلام!

مسجد کا ایک بہت اہم کردارہے اور اس کا ایک بہت عظیم پیغام ہے، چاہے وہ تعلیم وثقافت کی نشر واشاعت، صحیح دین کی تبلیغ اور غلط مفاہیم کی تصحیح کے میدان میں ہو،یاپھر ایمانی اور روحانی اقدار کی بناکاری، حلال وحرام اور صحیح وغلط میں تفریق کرکے، مکر وفریب اور استحصال واجارہ داری کی سبھی صورتوں سے پرے ہوکر، حق وعدل کی بنیاد پر لوگوں میں مساوات پیدا کرنے کے میدان میں ہو۔

اسی طرح سے سماج کو سدھارنے میں بھی اس کا بہت ہی اہم کردار ہے،جو کہ روحانی اور تفہیمی کردار سے کسی صورت بھی کم نہیں ہوسکتا۔اس پلیٹ فارم سے لوگ ایک دوسرے کا تعاون کرسکتے ہیں جو ملک وقوم ہر ایک کے لیے نفع بخش ہے، جیسے کہ اخوت وبھائی چارگی، غمگساری ودل سازی،ایک دوسرے پر رحمت وشفقت، فقرا ومساکین کی پشت پناہی اور ان دلوں کے درمیان انسانی تعلقات کی ڈور کو مضبوط کرنا جن کے دل، ایمان کے لیے کھلے ہوئے ہیں،جو رحمان ورحیم کے فضل کے متلاشی ہیں اور جو دوجسم ایک جان ہیں۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ایک دوسرے سے محبت کرنے،ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے رابطہ رکھنے میں مومن کی مثال ایک جسم جیسی ہے، جب اس کا کوئی ایک عضو تکلیف میں ہوتاہے تو اس کے اثر سے پورا جسم بے خوابی اور بخار سے تڑپتا ہے۔اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو مومن کی کسی دنیاوی مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ تعالی اس کی اخروی مصیبت کو اس سے دور فرمائے گا۔ جو کسی پریشان حال کے لیے آسانی پیدا کرے گا تو اللہ تعالی دنیا

وآخرت میں اس کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا تو اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالی بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

اے اللہ ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!